

روزہ اور اس کا حسن و تاثیر

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ صبر نصف ایمان ہے اور روزہ نصف صبر ہے اور کہا گیا ہے کہ بنی آدم کے اعمال میں کوئی چیز نہیں ہے مگر وہ روزہ منقلم اور تاولان میں جاتی ہے بجز روزہ کے اس واسطے کہ کوئی قصاص اس میں دخل نہیں پاتا اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہ یہ روزہ میرے واسطے ہے اور میں اس کی جزا ہوں یعنی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی ذات کی طرف منسوب کیا کہ اس میں اخلاق صبریت سے ایک علق ہے اور اس واسطے کہ وہ اعمال باطنی سے ہے۔ اور قبیل تروک (چھوڑ دینے) کہ اس پر اللہ کے سوا دوسرا کوئی مطلع نہیں ہوتا تو قول خداوندی الساکون سے صائمون مراد ہے کیونکہ روزہ داروں نے بھوک و پیاس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سیاحت اور سفر کیا ہے اور کہا گیا ہے کہ قول اللہ تعالیٰ انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب (بے شک صابریں کو بے حساب اجر و ثواب دیا جائے گا) میں صابرون سے روزہ دار ہی مراد ہیں۔ اس واسطے کہ صوم کے اسم میں سے ایک سم صبر بھی ہے بعض نے کہا ہے کہ اس قول اللہ تعالیٰ میں فلا تعلم نفس ما أخفی ہم من قرۃ اعین جزاء بما کانوا یعملون۔

منجملہ اور وجوہ کے ایک وجہ روزے رکھنا بھی ہے۔ یحییٰ بن معاذ نے کہا کہ جب مومن زیادہ کھانے میں مبتلا ہو اس پر بلا کہ شفقت کے سبب لڑتے ہیں اور جو کوئی کھانے کی حرص میں پھنسا وہ شہوت کی آگ میں جلایا گیا۔ بعضوں نے کہا ہے کہ جس شخص نے کھانے پینے کے اندر اسراف اور تجاؤز کیا اس کی طرف خواری اور ذلت دنیا میں قبل از آخرت منتابی کرتی ہے۔

حضرت بشیر نے کہا کہ بھوک دل کو صاف کرتی ہے اور خواہشات نفس کو مار ڈالتی ہے اور علم دقیق اس کا درجہ ہے ذوالنورین مصعبی نے فرمایا کہ پیٹ بھر کر کھایا تو معصیت الہی اور نافرمانی میں پڑ گیا اور کسی معصیت کا قصد کیا۔ بعضوں نے کہا کہ جب بھی حضرت عمرؓ کے لئے آٹا پھانا گیا تو وہ ناراض ہوئے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ تین دن بھی حضور اقدس نے گھوٹ کی روٹی نہیں کھائی یہاں تک کہ وصال ہو گیا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ بھوک اور پیاس سے جنت کا دروازہ کھٹکھٹایا کرو وہ تمہارے لئے کھل جائے گا۔ حضرت شفیق کا قول ہے کہ عبادت ایک حرفتہ ہے اور خلوت اس کی دوکان ہے اور بھوک اس کے اوزار ہیں۔ حضرت لقمان نے بیٹے سے کہا کہ جب تو معوہ بھرے تو تیری ناک سوجھے گی اور رحمت بھی ہوگی اور ہاتھ پاؤں عبادت کیلئے آمادہ نہ ہوں گے۔ روزہ کے آداب یہ ہیں کہ ظاہر و باطن اور حفظ و پاس سے ہے اور گناہوں سے اعضا کو روکے جس طرح نفس کو کھانے پینے سے روکا جاتا ہے۔

(عوارف المعارف)